REGD. No. L. 5256

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳
سہ ماہی ۷
فی پرچہ ایک آنہ سات پائی

روزنامہ
الفضل
بدھ۔ شنبہ
۲ محرم ۱۳۸۱ھ

جلد ۵۰/۱۵ | ۱۷ احسان ۱۳۴۰ ہش ۱۷ جون ۱۹۶۱ء | نمبر ۱۳۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

نخلہ سے ربوہ واپس تشریف لے آئے

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۱۶ جون بوقت ۸ بجے صبح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کل صبح ۹½ بجے نخلہ سے بذریعہ موٹر کار ربوہ واپس تشریف لے آئے تھے سفر میں طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی رہی۔ کل دن بھر بھی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو شفائے کامل و عاجل اور کام والی لمبی زندگی عطا کرے آمین۔

مبلغین اسلام ۱۸ جون کو روانہ ہو رہے ہیں

احباب دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کریں

مکرم عبد القدیر صاحب شاہد، مکرم چوہدری رشید الدین صاحب اور مکرم حکیم محمد ابراہیم صاحب اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے مورخہ ۱۸ جون بروز اتوار صبح دس بجے بذریعہ خیبر میل ایکسپریس بیرون پاکستان جانے کے لئے روانہ ہو رہے ہیں احباب وقت مقررہ پر سٹیشن پر پہنچ کر اپنے مجاہد بھائیوں کو دعاؤں کے ساتھ رخصت کریں۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

درخواست دعا

مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ سپین ایک عرصہ سے بوجہ خرابی معدہ بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب جماعت بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مکرم ظفر صاحب کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

(وکالت تبشیر ربوہ)

صدر ایوب پارک کا افتتاح کریں گے

کراچی ۱۶ جون۔ صدر ایوب خان ۲۹ جولائی کو جہانگیر پارک کا افتتاح کریں گے۔ کراچی میونسپل کارپوریشن نے حال ہی میں اس پارک کو نئے سرے سے آراستہ کیا ہے۔ یہ پارک ایک سو سال پرانا ہے۔

پاکستان ہر دوست ملک سے غیر مشروط امداد لینے کیلئے تیار ہے

"امداد پاکستان کلب" سے ۹۴½ کروڑ ڈالر امداد ملنے کی توقع۔ وزیر خزانہ کا بیان

راولپنڈی ۱۶ جون۔ وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب نے کہا ہے کہ پاکستان کسی بھی دوست ملک سے مدد قبول کرنے کے لئے تیار ہے۔ بشرطیکہ اس کے ساتھ کسی قسم کی شرائط وابستہ نہ ہوں۔ وزیر خزانہ نے یہ بات ایک پریس کانفرنس میں کہی۔ ان سے غیر ملکی امداد کے بارے میں سرکاری پالیسی کی وضاحت کرنے کے لئے کہا گیا تھا۔ مسٹر شعیب سے روسی امداد قبول کرنے کے امکانات کے بارے میں کئی سوال کئے گئے۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ اگر روس مدد دینے کی پیشکش کرے۔ تو اس کے بعد ہی امداد قبول کرنے کے سوال پر غور کیا جا سکتا ہے۔

ایک اخبار نویس نے سوال کیا کہ اگر امداد پاکستان کلب کے اگلے اجلاس میں بھی پاکستان کو مزید مایوسی کا سامنا کرنا پڑا۔ تو پھر حکومت پاکستان کا طرز عمل کیا ہوگا۔ وزیر خزانہ نے جواب دیا کہ امداد پاکستان کلب کے اگلے اجلاس میں پاکستان کو کسی قسم کی ناکامی کا کوئی خطرہ نہیں ہے۔ مسٹر شعیب نے مزید کہا کہ امداد پاکستان کلب میں روس کی شمولیت کا کوئی امکان نہیں ہے۔ جب وزیر خزانہ سے یہ دریافت کیا گیا کہ کیا سیم اور تھور کے مسئلے کا مقابلہ کرنے کے لئے حکومت پاکستان روسی امداد قبول کرے گی۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ روس کو بھی اپنے کچھ علاقوں میں سیم و تھور کے مسئلے کا سامنا ہے۔ یہ معلوم کرنے کے لئے کہ روس نے اس مسئلے کا مقابلہ کرنے کے لئے کیا فنی طریقے اختیار کئے ہیں۔ پاکستانی ماہروں کی ایک جماعت روس بھیجی جائے گی۔

وزیر خزانہ نے اس بات کی تردید کی کہ اس مسئلے کا مقابلہ کرنے کے لئے کسی قسم کی مالی امداد کی بھی درخواست کی گئی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ مغربی پاکستان میں سیم اور تھور کے مسئلے کا مقابلہ کرنے کے لئے دوسرے پنجسالہ منصوبے کے دوران میں ہر سال ۱۱ کروڑ ڈالر صرف کئے جائیں گے یہ منصوبہ ۱۰ سال کی مدت کا ہے۔ شروع میں یہ کوشش کی جائیگی کہ نئی زمین زیر کاشت لائی جائے (باقی صفحہ پر)

افغانستان سے دوستانہ تعلقات کے قیام کی ہر تحریک کا خیر مقدم کیا جائیگا

"سربراہوں کی ملاقات کے امکان پر تبصرہ قبل از وقت ہے" منظور قادر

راولپنڈی ۱۶ جون۔ امور خارجہ کے وزیر مسٹر منظور قادر نے صدر محمد ایوب خان اور افغانستان کے حکمران ظاہر شاہ کے درمیان ملاقات کی مبینہ تحریک سے متعلق خبر پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ دونوں حکومتوں کی خط و کتابت خفیہ ہے۔ افغانستان میں ہمارے سفیر کے ذریعہ کچھ سلسلہ جنبانی ضرور کی گئی ہے۔ مگر اس پر کوئی تبصرہ کرنا قبل از وقت ہے۔

وزیر خارجہ نے یہ بات اس وقت کہی جب پی۔ اے۔ پی کے نمائندے نے پاکستان اور افغانستان کے سربراہوں کے درمیان ملاقات کے امکان کی خبر پر تبصرہ کرنے کی درخواست کی۔ وزیر خارجہ نے کہا کہ یہ بڑی افسوسناک بات ہے۔ کہ ایسے لوگ جو سفارتی ذرائع اور سفارتی مبصرین سے موسوم کئے جاتے ہیں از خود قیاس آرائی شروع کر دیں۔ اور اخبارات ان کی قیاس آرائیوں کی بنیاد پر خبریں شائع کر دیں۔ تاہم میں اتنا ضرور کہنا چاہتا ہوں کہ پاکستان ہر ایسی تحریک کا خیر مقدم کرے گا جس سے دونوں مسلم ملکوں کے درمیان دوستانہ اور برادرانہ تعلقات قائم ہونے کی امید ہو۔

— لندن ۱۶ جون۔ روسی سائنسدانوں نے جو راکٹ فردی میں چھوڑا تھا وہ اس وقت تک ۱۴ کروڑ میل سفر کر چکا ہے۔

افغان ایجنٹوں کے پاس روسی ساختہ بم

پشاور ۱۶ جون۔ کوہاٹ کی پولیس نے دو افغان ایجنٹوں کے قبضہ سے روسی ساخت کے ۲۴ دستی بم برآمد کئے ہیں۔ ان ایجنٹوں نے اپنا نام اللہ دتا اور بشیر احمد بتایا ہے پولیس کی پوچھ گچھ پر ان افغان ایجنٹوں نے انکشاف کیا کہ وہ ٹرین پر راولپنڈی جا رہے تھے۔

سعودی وزیر خزانہ پاکستان آئیں گے

جدہ ۱۶ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ سعودی عرب کے وزیر خزانہ شہزادہ طلال اس سال کے آخر تک پاکستان جائیں گے۔ انہیں پاکستان کے دورے کی دعوت پاکستان کے وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب نے دی تھی۔ شہزادہ طلال نے اس دعوت کی قطعی منظوری کی اطلاع ابھی نہیں بھیجی ہے۔ مگر ان سے قریبی حلقوں نے بتایا ہے کہ وہ اس سال کے آخر تک پاکستان جائیں گے۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۷ رجون ۱۹۶۱ء

جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو

عربستان میں مکہ اور مکہ میں کعبہ کا وجود اللہ تعالےٰ کے نزدیک ایک بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے بعد میں کعبہ اگرچہ بتوں کے ادخال کی وجہ سے بظاہر خالص اللہ تعالیٰ کا گھر نہیں رہا تھا لیکن چونکہ اللہ تعالےٰ نے اس کی حفاظت کا وعدہ کیا ہوا تھا اس لئے وہ بطور ایک عبادت گاہ کے ہر زمانہ میں بڑی شہرت رکھتا چلا آیا ہے اور باوجود بتوں کے اہل مکہ بھی اس کو خانہ خدا ہی گردانتے تھے اس وجہ سے عربستان کے دیگر قبائلی اور عربستان کے ہمسایہ ممالک اس کو رشک وحسد کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور چاہتے تھے کہ اس کو دنیا سے مٹا دیں تاکہ انکی اپنی عبادتگاہیں رونق پذیر ہوں جو کعبۃ اللہ کی موجودگی میں پھل پھول نہیں سکتی تھیں۔

یہی وجہ ہے کہ طلوع اسلام سے کچھ عرصہ قبل یمن کے بادشاہ ابرہہ نے ایک کثیر لشکر کے ساتھ مکہ مکرمہ پر چڑھائی کر دی اس کا مطلب یہی تھا کہ خانہ کعبہ کو مسمار کر دیا جائے چونکہ اس کے ساتھ ہاتھی بھی تھے اس لئے اس کے لشکر کو اصحاب فیل یعنی ہاتھی والے کہا گیا ہے چنانچہ جب اس نے مکہ کے قریب آکر ڈیرے ڈال دئے تو اسکی فوج نے اہل مکہ کے مویشی لوٹنے شروع کر دئے۔ ان میں عبد المطلب جدّ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اونٹ بھی تھے۔ عبدالمطلب کو جب علم ہوا تو وہ ابرہہ کے پاس گیا اور اپنے اونٹوں کا مطالبہ کرنے لگا۔ ابرہہ یہ خیال کر رہا تھا کہ عبدالمطلب اس لئے آیا ہے کہ صلح وصفائی کر کے اس کو خانہ کعبہ کے مسمار کرنے سے باز رکھے۔ لیکن جب اس نے سنا کہ عبدالمطلب صرف اپنے اونٹوں کو چھوڑانے کے لئے آیا ہے تو اس نے تعجب سے پوچھا کہ تم کو اپنے اونٹوں کی اتنی پرواہ ہے کیا تم کو خانہ کعبہ کی کوئی پرواہ نہیں ؟ عبدالمطلب نے جواب دیا یہ اونٹ میری ملکیت ہیں اس لئے میں ان کو چھوڑانے کے لئے کوشش کر رہا ہوں۔ خانہ کعبہ خدا کا گھر ہے اس کا مالک وہی ہے وہ اپنے گھر کی خود حفاظت کر لے گا۔

ابرہہ کا کیا حال ہوا اس کا ذکر اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے چنانچہ فرماتا ہے :-

"الم تر کیف فعل
ربک باصحب الفیل
الم یجعل کیدھم فی
تضلیل وّ ارسل علیھم
طیرًا ابابیل ترمیھم
بحجارۃٍ من سجیل
فجعلھم کعصفٍ ماکول"۔

ترجمہ :-
اے مخاطب کیا تو نے نہیں دیکھا کہ ہاتھی والوں کے ساتھ تیرے رب نے کیا کیا۔ کیا اس نے ان کی تدبیر کو ناکام نہیں کر دیا تھا۔ اس نے ان کی طرف ابابیل پرندے بھیجے جو ان کو پتھر کی کنکریوں سے مارتے تھے پس اس نے ان کو کھائی ہوئی گھاس کی مانند بنا دیا۔

مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے خانۂ کعبہ کی حفاظت کا چونکہ وعدہ کیا ہوا تھا اور جیسا کہ قرآن کریم میں بھی بتایا گیا ہے مکہ میں کعبہ اللہ تعالےٰ کی سب سے پہلی عبادتگاہ تھی جو بنائی گئی اس لئے عبدالمطلب نے ٹھیک جواب دیا تھا کہ یہ گھر تو اللہ تعالےٰ کا اپنا ہے اور چونکہ اللہ تعالےٰ اس کا مالک ہے اس لئے وہی اس کی حفاظت بھی کرے گا ہمیں اس کے تردد کی ضرورت نہیں ابرہہ یہ سن کر ضرور ہنسا ہوگا لیکن تھوڑے ہی عرصہ میں اس کو معلوم ہو گیا کہ جو کچھ عبدالمطلب نے کہا تھا ٹھیک تھا کہتے ہیں کہ اس کے لشکر میں ایک ایسی وبا پڑی کہ تمام لشکر وہیں ڈھیر ہو کر رہ گیا۔ قرآن کریم نے اس کو ابابیلوں کے کنکریاں پھینکنے سے تعبیر کیا ہے۔ عذاب کی نوعیت کا یہاں ذکر مطلوب نہیں اصل بات جو قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے گھر کی حفاظت کی اور اس طرح کی کہ مغرور ابرہہ کو اس کا وہم وگمان بھی نہیں تھا۔

اللہ تعالیٰ نے یہ مثال سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تسلی کے لئے بیان فرمائی ہے اور یہ جتایا ہے کہ چونکہ میں نے ہی تجھ کو کھڑا کیا ہے اس لئے میں ہی تیری اور تیرے ہمراہیوں کی حفاظت بھی کروں گا اور تمہارے دشمنوں کو جو تم کو مٹانا چاہیں گے اسی طرح مٹا دوں گا جس طرح اصحاب فیل کو مٹا دیا گیا۔ کہ وہ تو بڑے بڑے سامانوں اور ہاتھیوں کو ساتھ لے کر میرا گھر مٹانے کے لئے آئے تھے مگر میں نے اپنے گھر کی حفاظت کی اور ان کو ایسی گھاس کی طرح کر دیا جس کو مویشیوں نے کھایا ہوا ہو اور اس کو اب بدل دیا ہو کہ گھاس کا نام ونشان ہی نہیں رہتا۔ بلکہ وہ ملیدہ سا بن جاتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام اور بزرگان حق کی تاریخ بتاتی ہے کہ اللہ تعالےٰ جس کی پشت پر ہوتا ہے مخالف اس کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے اور باوجود انتہائی کوششوں کے اور ہزاروں لاکھوں تدبیروں کے وہ اس کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتے۔ چنانچہ اسی بات پر روشنی ڈالنے کے لئے نہ صرف سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جابجا ذکر کیا ہے بلکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بھی اپنی تقریروں اور خطبات میں اس کی وضاحت فرمائی ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا خطبہ فرمودہ ۱۸ جولائی ۱۹۵۲ء الفضل ۱۴ رجون ۱۹۶۱ء میں شائع ہوا ہے یہ زمانہ جماعت احمدیہ پاکستان پر سخت ابتلا کا زمانہ تھا احرار نے جو آگ سلگائی تھی اس کو نہ صرف دوسرے لوگوں نے اہل علم حضرات نے بلکہ اس وقت کی حکومت کے بعض کارندوں نے بھی بھڑکا کر ایک عظیم شعلہ بنا دیا ہوا تھا جس میں تمام ملک جھلس رہا تھا۔ جماعت احمدیہ اس وقت نہایت غیر حالت میں تھی اپنے وطنوں سے ہجرت کی وجہ سے احباب اکھڑے اکھڑے سے تھے پھر تمام مخالف عناصر ہی نہیں بلکہ تمام عناصر ایک دوسرے کی ریس میں یکبار اس کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ ایسی حالت میں جماعت کا سہم جانا ضروری تھا اللہ تعالےٰ کی زیر ہدایت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے جماعت کی رہنمائی فرمائی۔ خطبہ مذکورہ انہیں ایام کا ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں :-

"ہمیں بتایا گیا ہے کہ مشکلات آئیں گی اور مختلف شکلوں اور مختلف اوقات میں آئیں گی اور پھر بتایا گیا ہے کہ اس کا یہ علاج نہیں کہ تم فساد کرنے لگ جاؤ بلکہ اس کا علاج صرف ایک ہی ہے کہ تم خدا تعالےٰ کی طرف توجہ کرو اور اس کی مدد اور اس کا فضل اور رحم مانگو مخالفین کے منصوبوں اور ان کی کوششوں کا یہ علاج نہیں کہ تم بھی منصوبے کرو بلکہ اس نے ان کا جو علاج مقرر کیا ہے وہ کرتے چلے جاؤ اور "خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ" کہتے چلے جاؤ جب تم سچے دل سے یہ کہو گے کہ "خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ" تو سب مشکلات دور ہو جائیں گی"۔

یہ خطبہ ایک شاہکار ہے اور اس کا مطالعہ جماعت کے لئے ایک تعویذ ہے اس کا حرف حرف ایک بے بہا موتی ہے اس میں دراصل وہ تمام باتیں نہایت فصاحت و بلاغت سے آگئی ہیں جو ابتلا کے وقت پیش آتی ہیں اور کس طرح آخر اللہ تعالےٰ ہی کی نظر عنایت سے وہ ابتلا دور ہو جاتا ہے اس ابتلا میں عجیب معجزے جماعت کے ازدیاد ایمان کا باعث ہوئے۔ فسادات ۱۹۵۳ء کے آغاز میں کمال کا درجہ حاصل کر لیا تھا مخالفین نے اپنی تدابیر کو آخری چوٹی تک پہنچا دیا۔ لیکن عین اس وقت جب فسادی سمجھتے تھے کہ میدان ان کے ہاتھ میں ہے اللہ تعالیٰ نے ایک عظیم الشان معجزہ دکھایا۔ جس سے نہ صرف فسادی عناصر کا استیصال ہو گیا بلکہ حکومت کے بعض بڑے بڑے مخالف ستون بھی زمین پر آ پڑے۔ اس سارے کاروبار میں جماعت احمدیہ کی کوئی دنیوی تدبیر کوئی طاقت نہیں تھی جو کام کر گئی ہو بلکہ جماعت صرف دعاؤں میں مصروف تھی اور کچھ بھی نہیں کر سکتی تھی۔

صرف ایک واقعہ مختصراً بیان کیا جاتا ہے۔ ۶ رمارچ ۱۹۵۳ء کو فسادیوں نے الفضل کے ایک کارکن کا مکان چاروں طرف سے گھیر لیا۔ حملہ کرنا ہی چاہتے تھے کہ لوکل ڈپو کا تولا جو ایک بوڑھا پہلوان قسم کا مسلمان تھا دوڑتا ہوا آیا اور فسادیوں کی صفیں چیرتا ہوا مکان کے بیرونی صحن کے چبوترے پر کھڑا ہو کر فسادیوں سے للکار کر کہنے لگا کہ خواہ کچھ ہو میں بچوں اور عورتوں کو ضرور نکال کر لے جاؤں گا آپ مردوں سے جو چاہیں سلوک کریں۔ اس سے فسادی ٹھٹھک گئے۔ چنانچہ اس نے بچوں اور عورتوں کو قریب کے ایک محفوظ مقام پر پہنچا دیا اور واپس آتے ہوئے وہ نعرہ لگا رہا تھا کہ "فوج آگئی۔ فوج آگئی" فسادیوں نے جب یہ سنا تو پاؤں سر پر رکھ کر بھاگ اٹھے۔ حسن اتفاق ہے کہ اس سے چند ہی منٹ کے بعد مارشل لاء کا اعلان ہو گیا۔

اِنّی معک الافواج اٰتیک بغتۃً۔ (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

واقعہ در واقعہ یہ ہے کہ ایک پندرہ سولہ سال کا لڑکا کسی طرح فسادیوں سے بچ بچا کر گرتا پڑتا قریب کے تھانہ میں جا پہنچا اور انچارج سے جو ایک تھانیدار صاحب تھے کہا کہ ہمارے مکان کو فسادیوں نے گھیرا ہوا ہے۔

(باقی ملاحظہ ہو صفحہ ۸ پر)

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

شریعت نے عورتوں کو جو حقوق دیئے ہیں انہیں ادا کرنا ہمارا فرض ہے

اس معاملہ میں غفلت برتنا ایک ظالمانہ فعل ہے

فرمودہ ۳۱ جنوری ۱۹۴۷ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

قسط نمبر ۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

کل ہی مجھے ایک عورت کا خط موصول ہوا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں تحریک جدید میں حصہ لوں۔ لیکن میرا خاوند مجھے الگ جیب خرچ نہیں دیتا۔ اور کہتا ہے کہ جو چندہ دے رہا ہوں۔ اس میں تمہارا چندہ بھی ہے لیکن میرا نفس چاہتا ہے۔ کہ میں بھی کوئی قربانی کروں میرے نزدیک اس عورت کا مطالبہ صحیح ہے۔ اگر خاوند کے اصول کے مطابق ایک شخص کا چندہ دے دینا ہی دوسرے کے لئے کافی ہو سکتا ہے۔ تو پھر

کمیونزم کا یہ اصول

بھی صحیح تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ جتنی کسی کو ضرورت ہے۔ گورنمنٹ اسے اتنا دے دیگی۔ اور باقی چیزوں کی وہ خود مالک ہوگی لیکن ظاہر ہے کہ اگر اس اصول کو درست تسلیم کر لیا جائے۔ تو انسان نیکی میں ترقی نہیں کر سکتا کیونکہ سب کچھ تو گورنمنٹ کے قبضہ میں ہوگا اسے تو صرف اپنی ضرورت کے مطابق ملے گا اس سے زائد کچھ نہیں ملے گا۔ اگر اس کے دل میں کوئی نیک تحریک پیدا ہوگی کہ میں فلاں کی امداد کروں۔ یا خدا تعالےٰ کے نام پر کچھ دوں یا کسی سے ہمدردی کروں۔ تو وہ نہیں کر سکے گا۔ کیونکہ اس کو روٹی کپڑے کا خرچ ملے گا۔ اس سے زائد کچھ نہیں ملیگا اس طرح اس کے اخلاق بلند نہیں ہو سکتے اور اگر اس کے دل میں خواہش پیدا ہو۔ کہ میں کسی کو روٹی کھلاؤں یا کپڑا پہناؤں تو وہ اس بات پر قادر نہیں ہو سکے گا۔ وہ

بیوی اور بچوں کی خواہشات

کو پورا نہیں کر سکے گا۔ کیونکہ اس کے پاس کچھ زائد تو ہوگا نہیں کہ وہ اس سے ان کے لئے کوئی چیز خرید سکے۔ باپ کی خواہش ہوتی ہے کہ اپنے بچوں کے لئے کوئی تحفہ لائے یا اپنی بیوی کے لئے کوئی نیا کپڑا بنائے۔ یا اسے کوئی اور چیز خرید کر دے۔ لیکن ایسا شخص بالکل بے بس ہوگا۔ کیونکہ زائد اخراجات جو کہ وقتاً فوقتاً انسان کو پیش آتے ہیں۔ ان کے لئے اس کے پاس کوئی روپیہ نہیں ہوگا۔ ہم یہ اعتراض کمیونزم کے خلاف کرتے ہیں۔ اور اسے عملی زندگی کے لئے ناقابل عمل قرار دیتے ہیں۔ لیکن

کتنے تعجب کی بات ہے

کہ اپنی بیویوں کے معاملات میں ہم اسی اصول کو جائز سمجھیں۔ کہ جو کچھ ہمارے پاس آتا ہے اس کے ہم ہی مالک ہیں۔ اور اس میں سے عورتوں کو صرف روٹی کپڑا مل سکتا ہے۔ باقی دینی کاموں یا دوسری ضروریات کے لئے ہمارے پاس کچھ نہیں۔ جو خاوند اس خیال کے ہیں ان کو چاہیئے۔ یا تو وہ اپنی بیویوں کو اپنی حیثیت کے مطابق کچھ نہ کچھ جیب خرچ دیا کریں ورنہ اگر وہ تنگ آکر ملازمت کرنا چاہیں۔ تو پھر ان کی ملازمت میں روک نہ بنیں۔ اور اگر وہ یہ پسند نہیں کرتے۔ کہ ان کی بیوی ملازمت کرے۔ تو پھر امیرانہ یا غریبانہ کچھ نہ کچھ جیب خرچ اپنی حیثیت کے مطابق انہیں ضرور دیا کریں۔

یہ انسان کا فطری تقاضا ہے

کہ وہ خود اپنے ہاتھ سے بھی نیکی کرنا چاہتا تھا۔ اس فطرتی تقاضا کا ثبوت احادیث سے بھی ملتا ہے۔ حدیثوں میں آتا ہے کہ ایک دفعہ ہندہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرا دل صدقہ و خیرات کرنے کو چاہتا ہے لیکن ابو سفیان بخیل آدمی ہے وہ مجھے علیحدہ خرچ نہیں دیتا۔ کیا میں اس کے مال میں سے کچھ روپیہ لے کر صدقہ و خیرات میں دیدیا کروں۔ آپؐ نے فرمایا۔ ہاں دیدیا کرو۔ اب دیکھو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ابو سفیان کی قربانی کو اس کی بیوی کے لئے کافی نہیں سمجھا۔ ورنہ آپ فرما دیتے کہ جب ابو سفیان قربانی کر رہا ہے تو تمہیں صدقہ و خیرات کی کیا ضرورت ہے پس

حقیقت یہ ہے

کہ خاوند کی قربانی بیوی کے دل کو صاف نہیں کر سکتی اور بیوی کی قربانی خاوند کے دل کو صاف نہیں کر سکتی۔ کیا تم نے کبھی ایسا کیا ہے کہ صبح کی چار رکعتیں پڑھنے کے بعد دو یا چار رکعتیں اپنی بیوی کی طرف سے بھی پڑھ لو۔ یا مغرب کی نماز پڑھنے کے بعد اپنی بیوی کی طرف سے بھی تم نے مغرب کی نماز پڑھی ہو۔ جب تم یہ سمجھتے ہو کہ ہمارے نماز پڑھنے سے بیوی کے دل کی صفائی نہیں ہو سکتی تو تم یہ کس طرح خیال کر سکتے ہو کہ تمہارے چندوں کی وجہ سے اس کے دل کی صفائی ہو سکتی ہے اور اس کا دل تمہاری قربانیوں کی وجہ سے مطمئن ہو جائے گا۔

مجھے حیرت آتی ہے

کہ مردوں نے اس بات کو سمجھا کیوں نہیں۔ حالانکہ مردوں کو عورتوں کے معاملہ میں زیادہ حساس ہونا چاہیئے تھا کیونکہ ان کی مائیں بھی ان کے باپوں کی بیویاں تھیں۔ اور ان کی ماؤں سے اس قسم کی سختی بیت چکی ہے۔ ان کو ہوش سنبھالتے ہی یہ عہد کر لینا چاہیئے تھا کہ ہم اپنی بیویوں سے ایسا سلوک نہیں کریں گے اور آئندہ کے لئے ہم عورتوں کو کبھی ذلیل نہیں ہونے دیں گے پھر

شرافت نفس کا تقاضا

بھی یہی ہے کہ عورتوں کو ذلیل نہ سمجھا جائے اور ان سے جانوروں کا سا سلوک نہ کیا جائے بعض لوگ اس بات میں بھی اپنی ہتک محسوس کرتے ہیں کہ وہ اپنی بیٹی سے اس کے رشتہ کے بارہ میں مشورہ کریں۔ گویا ان کے نزدیک ان کی بیٹی ایک جانور کی حیثیت رکھتی ہے کہ جس کیلئے پر چاہا باندھ دیا۔ یہ طریق پسندیدہ نہیں اور شریعت اس کو جائز قرار نہیں دیتی۔

کلماتِ طیّبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اسلام کا خدا

"عیسائی بھی جب یہ پیش کریں گے کہ ہمارا خدا یسوع ہے اور پھر اس کی نسبت وہ یہ بیان کریں گے کہ یہودیوں کے ہاتھوں سے اس نے ماریں کھائیں شیطان اسے آزماتا رہا۔ بھوک اور پیاس کا اثر اس پر ہوتا رہا۔ آخر ناکامی کی حالت میں پھانسی پر چڑھایا گیا۔ تو کون دانشمند ہوگا۔ جو ایسے خدا کو ماننے کے لئے تیار ہوگا۔ غرض اسی طرح پر تمام قومیں اپنے مانے ہوئے خدا کا ذکر کرتی ہوئی شرمندہ ہو جاتی ہیں مگر مسلمان کبھی اپنے خدا کا ذکر کرتے ہوئے کسی مجلس میں شرمندہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ جو خوبی اور عمدہ صفت ہے۔ وہ ان کے مانے ہوئے خدا میں موجود اور جو نقص اور بدی ہے اس سے وہ منزّہ ہے جیسا کہ سورۃ الفاتحہ میں اللہ کو تمام صفات حمیدہ کا موصوف قرار دیا ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اول ص ۳۰۲)

لڑکی کی رضامندی کے بغیر نکاح نہیں ہو سکتا شریعت نے جو حق عورتوں کو دئیے ہیں وہ بلا تامل ان کو دو۔ اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو

عورتوں میں بغاوت

پھوٹے گی اور اس کے نتائج نہایت خطرناک ہوں گے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے مردوں کے متعلق فرمایا ہے کہ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ مردوں کو عورتوں کے مقابلہ میں ویٹو پاور حاصل ہے۔ اگر وہ دیکھیں کہ بیوی کے کسی تقاضے سے گھر میں خرابی پیدا ہوتی ہے تو اس میں روک پیدا کر سکتے ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ انہیں تمام حقوق سے محروم کر دیا جائے۔ شریعت نے عورت کو اجازت دی ہے کہ اگر اس کا خاوند اس کے حقوق ادا نہیں کرتا تو وہ قضاء میں نالش کر سکتی ہے پس میں

دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں

کہ آپ لوگ عورتوں کے حقوق کی حفاظت کریں اور دوسرے لوگوں کو بھی اس طرف توجہ دلاتے رہیں ورنہ میں ڈرتا ہوں کہ یہ دجالیت کی آگ کہیں ہمارے گھروں سے امن کو بھی برباد نہ کر دے۔ دشمن نے ایک ایسی آواز بلند کی ہے جو حقیقت میں نہایت خطرناک ہے۔ لیکن بظاہر عورتوں کے لئے اپنے اندر ایک اطمینان کا سامان رکھتی ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ وہ آواز پھیلتی چلی جا رہی ہے۔ اگر ہم نے اس کے روکنے کی کوشش نہ کی تو وہ تمام دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لے گی اور اس حد تک اس کا برا اثر پڑ بھی چکا ہے کہ مسلمان عورتیں بھی یہ کہتی ہیں کہ دو بیویاں کرنا سخت ظلم ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو اس کی اجازت دینے والے ہیں۔ درحقیقت وہ ظالم ہیں

یہ کلمہ کفر نہیں تو کیا ہے

لیکن یہ کس نے عورتوں کے منہ سے نکلوایا مردوں نے جنہوں نے دو بیویاں کیں اور ایک بیوی سے اچھا سلوک کیا۔ اور دوسری سے برا سلوک کیا۔ آہستہ آہستہ عورتوں کے دماغوں میں یہ بات بیٹھ گئی۔ کہ اگر کوئی شخص دو بیویاں کرتا ہے تو وہ ظلم کرتا ہے۔ ان کے اس گناہ میں وہ مرد بھی شامل ہیں جن کی وجہ سے یہ آواز بلند ہوئی۔ ورنہ

حقیقت یہ ہے

کہ وہ اپنی اپنی جگہ قربانی کرتی

ہیں تو مرد بھی ان کے ساتھ اس قربانی میں شریک ہوتا ہے۔ میں نے کئی دفعہ انگریزوں کے سامنے یہ بات بیان کی ہے کہ عورتوں کے ساتھ مرد بھی اس قربانی میں شریک ہے اور اس کے لئے مساوات کا قائم رکھنا از بس ضروری ہے۔ میں نے اکثر دیکھا ہے کہ وہ لوگ میری باتوں کو سن کر متاثر ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو معقول بات ہے اس پر تو اعتراض کی کوئی وجہ نہیں۔ لیکن چونکہ عام طور پر لوگ عورتوں کے ساتھ انصاف کا سلوک نہیں کرتے اس لئے عورتیں سمجھتی ہیں کہ شاید یہ باتیں صرف کہنے کے لئے ہیں کرنے کے لئے نہیں ہیں

عورتوں کے حقوق

کو تلف کرنا ایک ظالمانہ فعل ہے ہمارے مردوں اور نوجوانوں کو خصوصاً اس طرف توجہ کرنی چاہیئے اور عورتوں کے بارے میں عدل سے کام لینا چاہیئے۔ تا کہ آئندہ اسلام کے رستہ میں کوئی دیوار حائل نہ ہو۔

دورہ انسپکٹران وقفِ جدید

مکرم سلطان احمد صاحب مجاہد ضلع منٹگمری کی تمام جماعتوں اور لاہور کی دیہاتی جماعتوں کے دورہ پر روانہ ہو رہے ہیں۔ جملہ افراد کرام، صدر صاحبان و دیگر عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ان سے پورا تعاون فرمائیں۔ علاوہ وعدہ جات کے اضافہ کی سعی میں پوری پوری مدد فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کا حامی و مددگار ہو۔ آمین۔

(ناظم مال وقفِ جدید۔ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) عبدالحکیم صاحب احمدی جزائر فجی سے لکھتے ہیں کہ وہ ۲۳ سال سے کرایہ کے مکانوں میں رہ رہے ہیں۔ اب اپنا مکان تعمیر کرنے کا پختہ ارادہ کیا ہوا ہے زمین بھی خرید لی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات دور فرمائے اور انہیں اپنا ذاتی مکان تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

(۲) خاکسار کا لڑکا بشارت احمد نسیم بعارضہ ٹائیفائڈ تین چار یوم سے بیمار ہے اس کی کامل شفایابی کے لئے بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے

(چوہدری کمال الدین ۵۰۹ شام گنج مردان)

اے خدائے جہاں!

(از مکرم عبدالسلام صاحب اختر ایم اے ربوہ)

اے خدائے جہاں۔ مالکِ انس و جاں۔ خالقِ دو جہاں روحِ کون و مکاں!

تیرے عالم رواں تیری دنیا جواں۔ تیری قدرت عیاں۔ تیرے مقصد نہاں!

کوہساروں میں تُو۔ لالہ زاروں میں تُو۔ شاخساروں میں تُو۔ چاند تاروں میں تُو۔

رہ گزاروں میں تُو۔ ماہ پاروں میں تُو۔ تُو قریب از نظر۔ تُو بعید از گماں۔

داورِ بحر و بر۔ خالقِ خیر و شر۔ کانِ علم و ہنر۔ جانِ شمس و قمر!

اے محیطِ نظر۔ اے رفیقِ سفر! تیرا مسکن کدھر؟ میری منزل کہاں؟

خدام الاحمدیہ

کچھ شعبہ وقارِ عمل کے بارہ میں

مجالس سے آمدہ رپورٹوں سے یہ تاثر پیدا ہوتا ہے کہ بعض مجالس وقارِ عمل کی صحیح روح اس کی اہمیت و افادیت سے پوری طرح آگاہ نہیں ہیں۔ بعض رپورٹوں میں شعبہ وقارِ عمل کا خانہ سرے سے خالی ہوتا ہے یا اس کی کیفیت مثلاً اس قسم کی ہوتی ہے کہ مجلس کے خدام کی کل تعداد پچاس ہے۔ تین خدام نے مہینہ میں دو مرتبہ مسجد کی صفائی کی اور ایک خادم نے اپنے گھر کے سامنے نالی صاف کی اور بس۔ اما اس مجلس کے ان تین چار خدام کا نمونہ تو یقیناً قابلِ فخر ہے۔ لیکن اس مجلس کے لئے لمحہ فکریہ یہ ہے کہ اس نے من حیث الجماعت کیا کام کیا۔ ضروری ہے کہ انفرادی و اجتماعی ہر دو طریق پر وقارِ عمل کئے جائیں اور تمام خدام میں ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالی جائے۔ اور اس پروگرام کے تسلسل کو قائم رکھا جائے اور ٹوٹنے نہ دیا جائے۔

وقارِ عمل کی روح کا تقاضا ہے کہ خدام الاحمدیہ کا کوئی بھی فرد کسی جائز کام کرنے میں عار محسوس نہ کرے۔ انفرادی طور پر ظاہراً یا پوشیدہ ہر شخص کچھ نہ کچھ کام اپنے ہاتھ سے ضرور کرتا ہے لیکن بعض افراد کی طرف سے بعض کاموں کو ذلیل سمجھا جاتا ہے۔ اس قسم کے جذبہ کو ختم کرنا خدام الاحمدیہ پر لازم ہے۔ اس کا بہترین طریق یہی ہے کہ ایک مجلس کے خدام اکٹھے ہو کر کوئی مفید کام شروع کرتے ہیں۔ مثلاً نالیوں کی صفائی ہے یا کسی عمارت کی بنیادیں کھودنی ہیں اب اگر ہر امیر و غریب خادم اس کام میں حصہ لیتا ہے تو وہ گویا زبانِ حال سے اقرار کرتا ہے کہ دیکھو میں اس کام کو ذلیل نہیں سمجھتا اور اگر مجھے انفرادی طور پر بھی یہ کام کرنا پڑے تو میں اسے بخوشی کر لوں گا۔

پس مجالس کے عہدیداران کو چاہیئے کہ وہ اجتماعی وقارِ عمل کی طرف توجہ دیں۔ کیونکہ اسی سے افراد کی ٹریننگ ہوتی ہے اور انفرادی وقارِ عمل کا جذبہ ترقی کرتا ہے۔ یہ ضرور ہے کہ کام کی نوعیت ہر فرد کے لحاظ سے مختلف ہوتی ہے۔ مثلاً ایک آدمی کا پیشہ ہی مٹی ڈھونا ہے اسے اگر سڑک ہموار کرنے کے لئے کہا جائے تو یہ کام اس کے لئے مشکل نہیں۔ لیکن ایک امیر آدمی کے لئے جو کسی بڑے منصب پر فائز ہے یا بڑی جائیداد کا مالک ہے یہی کام واقعی قدرے جرأت چاہتا ہے۔ پس اجتماعی وقارِ عمل کی شکل میں اس قسم کی ٹریننگ ایسے اشخاص کو بار بار ملتی رہنی چاہیئے تا ان کے جھوٹے وقار کا جذبہ خود بخود ختم ہو جائے۔

اسی طرح اس سلسلہ میں ضروری ہے کہ غیر منظم اور بکھرے ہوئے کام کی بجائے ایک معین مقدار مقرر کر کے کام شروع کیا جائے اور کام ایسا ہو جو حقیقتاً مفید بھی ہو۔ پھر اس کے کرنے کا موقعہ اور محل مدنظر رکھنا بھی ضروری ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ جملہ مجالس خدام الاحمدیہ وقارِ عمل کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اس شعبہ کی طرف خاص توجہ دیں گی اور مرکز کی مجوزہ سکیم کے مطابق باقاعدگی سے اپنے اپنے حلقہ میں عمل اجتماعی کروایا کریں گی اور خدام میں اپنے ہاتھ سے کام کرنے کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے پوری کوشش کریں گی۔

(مہتمم وقارِ عمل)

قطبین اور ان کے قریبی علاقہ میں عبادات کے اوقات

از محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ بی اے ایل ایل بی رکن مجلس افتاء

(۱)

جیسا کہ اس سے پہلے الفضل مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۷۱ء میں ذکر آ چکا ہے کہ قطبین اور اسکے قریب کے علاقوں میں نماز روزہ کے اوقات کا مسئلہ مجلس افتاء کے زیر غور ہے۔ اس سلسلہ میں محترم چوہدری صاحب نے جو مقالہ لکھا ہے وہ سپرد اشاعت ہے اگر کوئی دوست اس بارہ میں اپنے خیالات پیش کرنا چاہیں یا ان علاقوں کے رہنے والے اپنے لئے عملی مشکلات محسوس کریں تو وہ اپنے خیالات خاکسار کو بھجوا دیں انہیں مد نظر رکھا جا سکے۔

(خاکسار ناظم مجلس افتاء)

قرآن مجید کامل کتاب ہے اور ضروریات دین میں سے ہر مسئلہ کا اجمالاً یا تفصیلاً بیان اس میں موجود ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالے نے فرمایا:۔

تبیاناً لکل شیءٍ

(سورۃ ۱۶ آیت ۹۰)

یعنی اس میں ہر دینی مسئلہ کا بیان موجود ہے دوسری جگہ فرمایا:۔

ما فرطنا فی الکتاب من شیءٍ (سورۃ ۶ آیت ۳۹)

"یعنی تعلیمات ضروریہ میں سے کوئی چیز قرآن مجید سے باہر نہیں۔"

(جنگ مقدس صک)

اجمالی طور پر اصولی قرآن کریم میں بیان فرما دئے جاتے ہیں اور ان کی تعمیل کے لئے عملی تفسیر حضرت شارع علیہ السلام پر نازل کی جاتی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"وحی الہٰی کا قاعدہ ہے کہ اجمالی رنگ میں نازل ہوا کرتی ہے اور اس کے ساتھ ایک تفہیم ہوتی ہے۔ مثلاً جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھنے کا حکم ہوا ہے۔ تو ساتھ ہی کشفی رنگ میں نماز کا طریق اس کی رکعات کی تعداد۔ اوقاتِ نماز وغیرہ کشف میں بتا دیا گیا تھا علیٰ ھذا القیاس جو اصطلاح اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اس کی تفصیل اور تشریح کشفی رنگ میں ساتھ ہوتی ہے۔"

(الحکم ۱۷ مئی ۱۹۰۳ء)

پھر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

وما انزلنا علیک الکتاب الا لتبین لھم الذی اختلفوا فیہ۔

(سورۃ ۱۶ آیت ۶۵)

یعنی ہم نے تجھ پر کتاب اس لئے اتاری ہے تاکہ تو لوگوں پر ان مسائل میں جن میں انہیں اختلاف ہے۔ اصل حقیقت کو روشن کر دے۔

بعض اوقات نازل شدہ بعض مسائل کو تفصیل و تشریح کا موقعہ صاحب وحی کے زمانہ کے بعد بھی پیش آ سکتا ہے ان کے بیان اور تفسیر کی ذمہ داری بھی اللہ تعالےٰ نے اپنے ذمہ لی ہے جیسا کہ سورۃ قیامت میں فرماتا ہے:۔

لا تحرک بہ لسانک لتعجل بہٖ ان علینا جمعہ وقراٰنہٗ فاذا قراْنٰہ فاتبع قراٰنہٗ ثم ان علینا بیانہٗ

(سورۃ ۷۵ آیت ۱۷ تا ۲۰)

"یعنی اے مبلغ قرآن قرآنی معارف کی تفصیلات کے بیان میں جلدی کی خاطر زبان مت ہلا۔ یقیناً اس کا جمع کرنا اور اسے دنیا کے سامنے سنانا ہمارے ذمہ ہے جب ہم اسے پڑھیں تو ہمارے پڑھنے کے بعد تو بھی پڑھ لیا کر۔ پھر اس کی تفصیلات و تشریحات بھی ہمارے ذمہ ہیں۔

ان تشریحات سے ظاہر ہے کہ بعض احکام قرآن کریم میں اصولی ملتے ہیں۔ اور ان کی تفصیلات آنحضرت صلعم نے بیان فرمائی ہیں۔ اور جن مسائل کی آئندہ زمانہ میں ضرورتیں پیش آنے والی تھیں۔ ان کیلئے بھی اللہ تعالےٰ نے خلفائے راشدین کی قیادت میں علماء ربانی کیلئے خدا داد فہم سے کام لے کر اجتہادات کی راہ کھول دی ہے۔

اس اصولی تمہید کے بعد اب میں زیر بحث مسئلہ کو لیتا ہوں۔ جغرافیہ میں دلچسپی رکھنے والوں سے مخفی نہیں کہ زمین اپنے محور کے گرد گھومتی ہے اور ساتھ ہی سورج کے گرد بھی چکر لگاتی ہے۔ نیز یہ ایک کرہ ہے جس کے محور میں جھکاؤ ہے۔ اس وجہ سے اسکے مختلف حصوں پر مختلف اوقات میں سورج کا عمل یکساں نہیں ہوتا۔ اور چونکہ اسلام میں نمازوں اور روزوں کے اوقات کی سورج کے ساتھ تعیین کی گئی ہے۔ اس لئے ایسے علاقوں میں جہاں دن رات کی لمبائی میں غیر معمولی فرق پڑ جاتا ہے۔ وہاں ان عبادات کے اوقات کی تعیین کا مسئلہ الجھن پیدا کرتا ہے۔

خط استوا پر سورج کی شعاعیں یکساں پڑتی ہیں۔ اس لئے دن اور رات بارہ بارہ گھنٹے کے ہوتے ہیں۔ پھر جوں جوں قطبین کی طرف جائیں ان کی طوالت میں فرق پڑنا شروع ہو جاتا ہے۔ گرما میں دن لمبے اور راتیں چھوٹی ہوتی ہیں۔ سرما میں راتیں لمبی اور دن چھوٹے ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ قطبین پر چوبیس گھنٹے کم چھ ماہ کا دن ہوتا ہے اور چوبیس گھنٹے کی رات اور دن کے بعد پھر اتنی لمبی رات ہوتی ہے۔

زمانہ قدیم میں تہذیب کی شعاعیں قطبین تک نہ پہنچی تھیں اور دنیا کا ان کے بارہ میں علم بہت محدود تھا۔ لیکن اب فضائی پرواز نے فاصلہ کا تصور ہی بدل دیا ہے قطبین کی جھلک حاصل کرنا کر ور آدمی کی وسعت سے بھی باہر نہیں رہا۔ اللہ تعالےٰ نے جو خزانے ان قطبین خصوصاً قطب شمالی میں مخفی رکھے ہیں۔ اس کی کشش لوگوں کو وہاں لے جا رہی ہے۔ پھر دو قطبی علاقے کینیڈا اور روس کی مملکت میں شامل ہیں۔ اور وہاں پر خام صنعتی مراکز ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ معروف مسلمانوں کی قطبین میں زیادہ دسترس نہیں ہے۔ البتہ فن لینڈ میں تقریباً ایک ہزار ترکوں کی جماعت موجود ہے۔ جنہوں نے حال ہی میں ایک وسیع مرکز اور اپنی مسجد تعمیر کی ہے۔ جس کے اخراجات میں پاکستان نے بھی امداد دی ہے نیز یہ فخر احمدیت کو حاصل ہے کہ اس کے ذریعہ قطب شمالی کے ایک قریبی علاقہ کے مقامی لوگوں میں اسلام پھیل رہا ہے۔ اور اس طرح تاریخ اسلام کا ایک نیا باب کھل رہا ہے اور وہاں سے ہی بعض نومسلمین کی طرف سے وکالت تبشیر سے۔ نماز روزہ کے اوقات کے بارہ میں دریافت کیا گیا جس کے نتیجہ میں یہ مسئلہ مجلس افتاء کے سامنے آیا ہے۔ پس اب یہ محض علمی مسئلہ نہیں بلکہ حقیقتاً ایک عملی سوال ہے۔

جہاں تک اصول کا تعلق ہے اسلامی عبادات کا سورج کے ساتھ کوئی حقیقی تعلق نہیں بلکہ اسلام نے نظام شمسی کو محض اسکے عالمگیر ہونے کے باعث تعیین اوقات کے لئے اختیار کیا ہے۔ اور امت کو اس قسم کی غلط فہمی سے محفوظ رکھنے کے لئے قرار دیا ہے کہ سورج کے طلوع و غروب کے وقت نماز ادا نہ کی جائے۔ اور اس سلسلہ میں یہاں تک احتیاط کا پہلو اختیار کیا ہے۔ کہ مناسک حج میں جہاں عموماً قدیمی طریق کو قائم رکھا گیا ہے۔ وہاں اس پابندی کو مزدلفہ سے منیٰ کو روانگی طلوع شمس کے بعد مورد کر دیا ہے اور حکم فرمایا ہے کہ لوگ طلوع شمس سے قبل ہی روانہ ہو جائیں۔

قرآن کریم کے نزدیک اصل مقصود عبادت الٰہی ہے۔ اور اس میں تنظیم پیدا کرنے کے لئے اوقات کی پابندی ضروری قرار دی ہے۔ چونکہ دنیا میں گھڑی کا استعمال عام نہیں تھا۔ اور اس دور تہذیب میں بھی اقتصادی طور پر پسماندہ ممالک میں گھڑی کا استعمال محدود ہے نیز اس وجہ سے بھی کہ معیاری وقت کا سوال خاصہ الجھا ہوا ہے۔ تقریباً ہر پندرہ میل کے بعد ایک منٹ کا فرق پڑ جاتا ہے۔ اسلئے اسلام نے امت کی سہولت کے لئے سورج پر اوقاتِ عبادت کی بنیاد رکھی ہے۔ لیکن ایسے مقامات کے لئے جہاں پر یہ معیار کام نہیں دیتا۔ ہمیں دیکھنا ہے کہ قرآن کریم کیا ہدایت دیتا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

واللہ یقدر الیل والنھار علم ان لن تحصوہ فتاب علیکم۔ (سورۃ ۷۳ آیت ۲۱)

یعنی اللہ تعالےٰ رات اور دن کو گھٹاتا اور بڑھاتا ہے۔ اس لئے بعض ایسے مقام ہونگے۔ جہاں تم معمولی اوقات کے مطابق عمل پیرا نہیں ہو سکو گے۔ پس اللہ تعالےٰ تم پر متوجہ برحمت ہوا۔

ایسے مقامات کے لئے جہاں رات یا دن کی غیر معمولی طوالت کے باعث معمول اوقات ممکن نہیں ارشاد فرمایا۔

فسبحان اللہ حین تمسون وحین تصبحون ولہ الحمد فی السمٰوٰت والارض وعشیا وحین تظھرون

(سورۃ ۳۰ آیات ۱۸-۱۹)

کہ تمہاری تسبیح اور آسمان و زمین میں باری تعالیٰ کی حمد یعنی نمازوں کے یہ اوقات ہیں۔ اول وہ وقت جسے تم شام قرار دو۔ دوم وہ جس کو تم صبح قرار دو۔ سوم اور چہارم عشیاً یعنی سہ پہر اور عشاء اور پنجم جسے تم دوپہر قرار دو۔

پس اللہ تعالےٰ نے فجر۔ ظہر اور مغرب تینوں کے اوقات کو مجبوری کے حالات میں مسلمانوں پر ہی چھوڑ دیا یعنی ان کے وہی اوقات ہونگے۔ جنہیں اس علاقہ کے لوگ اپنی دیگر ضروریات کے لئے اپنے واسطے قرار دیتے ہیں۔ قطبین کے متمدن علاقوں میں ناشتہ۔ دوپہر کا کھانا شام کی چائے اور رات کے کھانے کے اوقات مقرر ہیں۔ جس سے ظاہر ہے کہ ان کی صبح۔ دوپہر۔ شام تینوں عرف کے مطابق موجود ہیں۔ اور قرآن کریم نے یہ الفاظ استعمال کر کے عرف کے اوقات کی پابندی کو جائز قرار دیا ہے۔ چوتھی اور پانچویں نماز عصر اور عشاء کے لئے ایک ہی جامع لفظ استعمال کیا ہے۔ جس سے نماز ظہر اور مغرب کے بعد کی نمازیں علی الترتیب عصر اور عشاء مراد ہیں۔ (باقی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ کون ہے؟

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :۔
"جن کو میں جانتا ہوں کہ وہ خدا تعالیٰ کے لئے میرے ساتھ تعلق رکھتے ہیں اور میری باتوں اور نصیحتوں کو تعظیم کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ سو وہ انشاء اللہ دونو جہانوں میں میرے ساتھ ہیں اور میں ان کے ساتھ ہوں۔ میں اپنے ساتھ ان لوگوں کو کیا سمجھوں جن کے دل میرے ساتھ نہیں اور جو اس کو نہیں پہچانتے جس کو میں پہچانتا ہوں"

مبارک ہیں وہ دوست جو حضور علیہ السلام کی اس عظیم الشان خواہش کہ یورپ میں جلد از جلد نور اسلام پھیل جائے کی عملی تعظیم کرتے ہوئے تحریک جدید کے وعدہ کی رقم فوری طور پر ادا فرما دیتے ہیں۔ کیونکہ ایسے ہی مبارک وجود دونوں جہانوں میں حضور علیہ السلام کے ساتھ ہوں گے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

وصولی چندہ وقفِ جدید

سال چہارم

مندرجہ ذیل احباب کرام نے اپنا چندہ سال معاں بھجوا دیا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقفِ جدید)

مکرم مبارک علی صاحب لائلپور ۲۰۰۔۔۔
محمد یٰسین صاحب دفتر ڈاک ربوہ ۰۔ ۶
محترمہ ریشم بی بی صاحبہ گوجرہ ۱۲۔ ۶
سید محمد عبد اللہ صاحب ۰۔ ۶
انوری بیگم مرحومہ بذریعہ عطا حسین شاہ صاحب ۲۷ ۔ ۶
عطا حسین شاہ صاحب " ۲۷۔ ۶
ملک محمد حسین صاحب خوشاب ۱۹۔ ۱۲
شمیم اختر صاحبہ " ۱۹۔ ۱۲
عبد المالک صاحب رہتاسی محمد نگر لاہور ۷۵۔ ۶
شیخ عبد الحکیم صاحب اوکاڑہ ۵۰۔ ۲۵
سید رفیع اللہ صاحب مردان ۰۔ ۶
چوہدری برکات احمد صاحب حیدر آباد ۰۔ ۴
ڈاکٹر محمد صدیق صاحب " ۰۔ ۳
رانا عطاء اللہ خان " ۰۔ ۴
مرزا عزیز احمد صاحب (ماہوار قسط) ۔۔ ۵
بابو قاسم دین صاحب سیالکوٹ ۰۔ ۲
قدسیہ منیبی صاحبہ " ۰۔ ۶
شیخ محمد الدین صاحب " ۵۰۔ ۶
بابو فضل الٰہی صاحب " ۰۔ ۶
مولوی برکت علی صاحب " ۲۵۔ ۶
سید عبد الرزاق صاحب (ماہوار قسط) ۰۔ ۵
تاج بی بی صاحبہ احمد نگر جھنگ ۵۷۔ ۱۲
مرزا عبد المجید صاحب جھنگ " ۱۲۔ ۷
مرزا منور احمد صاحب (ماہوار قسط) ۰۔ ۶
بابو نصر اللہ خان صاحب میرپور خاص ۰۔ ۶
مکرم عزیز اللہ صاحب بورے والا ۰۔ ۳
الطاف احمد صاحب کھوکھووالی کلاس والا ۰۔ ۵
مستری ہاشم دین صاحب مدرسہ چٹھہ ۰۔ ۳
مستری علی محمد صاحب " ۰۔ ۶
چوہدری محمد شریف صاحب پنڈی بھاگو سیالکوٹ ۷۵۔ ۴
ڈاکٹر خان صاحب پنڈی بھاگو سیالکوٹ ۰۔ ۶
محمد صدیق صاحب " " ۰۔ ۳
غلام نبی صاحب " " ۰۔ ۶
چوہدری رحیم بخش صاحب چمیس آباد تھر پارکر ۰۔ ۶
ناصر احمد صاحب بورے والا ۰۔ ۶
شیخ عبد الرحمٰن صاحب ۰۔ ۶
ناصر احمد صاحب دفتر امانت خزانہ ربوہ ۷۔ ۶
عبد الہادی صاحب قمر آباد سندھ ۵۰۔ ۱۲

دعائے مغفرت

ہمارے گاؤں کوٹ نارڑ تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ کی ایک نیک سیرت احمدی خاتون طالعہ بی بی صاحبہ عمر تقریباً اسّی سال جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحابیہ تھیں مورخہ ۵/۲۴ ۶۱ء بروز بدھ وفات پاگئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ بڑی عبادت گذار اور سخی تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام زبان پر آتے ہی رقت طاری ہو جاتی تھی۔ احباب جماعت مرحومہ کا نماز جنازہ غائب ادا فرمائیں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

داد اللہ بخش سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کوٹ نارڑ معرفت حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

درخواست دعا

میرے بیٹے عزیز مصطفیٰ احمد خان نے تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ سے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے احباب نمایاں کامیابی کیلئے دعا فرمائیں (عطاء اللہ خان از کوئٹہ)

ہمارے صنّاع اور مزدور حضرات توجہ فرمائیں

حضرت اقدس المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ نے مجلس مشاورت ۱۹۵۲ء میں تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے ایک قاعدہ منظور کرتے ہوئے فرمایا :۔

"اس طرح مستریوں۔ لوہاروں اور مزدوروں وغیرہ کے متعلق یہ فیصلہ ہوا تھا کہ وہ ہر مہینہ کے پہلے دن کی مزدوری کا یا کوئی اور دن مقرر کر کے اس دن کی مزدوری کا دسواں حصہ مسجد فنڈ میں دے دیا کریں"

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مذکورہ بالا ارشاد کے مطابق ہمارے صنّاع (لوہار۔ بڑھئی۔ معمار۔ درزی۔ صراف۔ زرگر۔ بوٹ میکر۔ حجام۔ گھڑی ساز۔ جلد ساز قلعی گر۔ مس گر۔ بافندے وغیرہ) اور مزدور حضرات تعمیر مساجد ممالک بیرون میں حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

وکلاء۔ ڈاکٹر اور پیشہ ور حضرات توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود نے تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے مجلس مشاورت ۱۹۵۲ء میں ایک قاعدہ کو منظور کرتے ہوئے فرمایا۔

"تجویز یہ ہوئی تھی کہ پیشہ ور لوگ یعنی وکلاء۔ ڈاکٹر اور کنٹریکٹر وغیرہ پہلے اپنے گذشتہ سال کی آمد معین کریں۔ اور پھر اس تعیین کے بعد اگلے سال کی آمد میں جو زیادتی ہو اس کا دسواں حصہ وہ مسجد فنڈ میں ادا کر دیا کریں۔ اس طرح مرزا عبد الحق صاحب کی تجویز کے مطابق جسے بعد میں وکلاء اور ڈاکٹروں نے مان لیا تھا یہ بھی فیصلہ ہوا تھا کہ وہ سال اللہ آمد کی زیادتی کا دسواں حصہ دینے کے علاوہ بجٹ کے سال کے پہلے مہینہ یعنی ماہ مئی کی آمد کا پانچ فیصدی مسجد فنڈ میں ادا کیا کریں"

وکلاء۔ ڈاکٹر و پیشہ ور حضرات مذکورہ بالا ارشاد مبارک کے مطابق تعمیر مساجد ممالک بیرون میں حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کریں

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

نظارت تعلیم کے اعلانات

سینئر کلرک

۱ دس اسامیاں۔ دفتر سپرنٹنڈنگ انجینئر۔ سیکنڈری ٹرانسمشن و ڈسٹری بیوشن پراجیکٹ واپڈا ۵۔ کورٹ سٹریٹ لاہور۔ تنخواہ ۱۲۰۔ ۷½۔ ۱۸۵۔ ۱۰۔ ۲۲۵ علاوہ الاؤنسز شرائط :۔ گریجوایٹ۔ تجربہ کو ترجیح نیز اکاؤنٹس و ٹائپ جاننے والے کو درخواستیں ۶/۶۱ ۔ ۲ تک بشمول مصدقہ نقل سندات۔ (ا پ ٹ ۶/۶۱ ۹)

داخلہ کیڈٹ کالج پشاور

مجوزہ فارم درخواست ۷۵ پیسے کے ٹکٹ ارسال کر کے پرنسپل سے طلب کریں۔ داخلہ فرسٹ ایر سائنس کلاس (صرف انجینئرنگ گروپ) میٹرک میں سیکنڈ ڈویژن حاصل کرنے کے متوقع امیدواران درخواست دے سکتے ہیں۔

یہ ریذیڈنشل ادارہ انگلش پبلک سکول کی طرز پر ہے فیس کالج بشمول اخراجات کتب و خوراک و اسٹیشنری ۱۵۰۰/- سالانہ۔ وظیفہ ۱۲۰۰/- سالانہ تک قابلیت و سرپرست کی آمد کے معیار پر۔ عمر ۶/۶۱ ۱ کو ۱۷ تک انتخاب بذریعہ امتحان ذہانت۔ انٹرویو و میڈیکل ٹسٹ۔ درخواستیں ۶/۶۱ ۲۰ تک (ا پ ٹ ۶/۶۱ ۹)

نائیجیریا مشن کا ایڈریس

"ریویو آف ریلیجنز کے بعض پرچوں میں ہمارے نائیجیریا مشن کا پتہ ذرا غلط چھپ گیا ہے۔ یعنی پوسٹ بکس کا نمبر ۴۱۸ کی بجائے ۴۱۹ لکھا گیا ہے۔ احباب اس کی اصلاح فرمالیں اور خطوط پوسٹ بکس ۴۱۸ لیگوس کے پتہ پر ہی تحریر فرمائیں۔ (وکیل التبشیر)

درخواست دعا میرا لڑکا عبد الرشید تین ماہ سے بیمار ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں نیز میں کاروباری سلسلہ میں بہت پریشان ہوں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری پریشانی کو دور فرمائے۔ آمین (خاکسار محمد اسمٰعیل از چنیوٹ)

ماہرانہ مشورہ

آپ کی بھلائی کے لئے

کیا آپ جانتے ہیں کہ اس زمانے میں زندگی کا بیمہ ہر کُنبے کی
ایک بنیادی ضرورت سمجھا جاتا ہے۔ آپ بھی آج ہی اپنی زندگی کا بیمہ کرالیں۔

یاد رہے کہ

پوسٹل لائف انشورنس

پاکستان میں بیمہ کا مقبول ادارہ ہے جو آپ کیلئے بیمہ کی بعض غیر معمولی آسانیاں مہیا کرتا ہے
جو کم آمدنی والے اصحاب کے لئے خاص طور پر فائدہ مند ہیں۔

۱۹۵۹-۶۰ء کے درج ذیل اعداد و شمار ڈاک خانے کے بیمہ کی مقبولیت کا ثبوت ہیں۔

۱۹۵۹-۶۰ء میں ۱۴۶۰۵ نئے بیمے کئے گئے جن کی مالیت
۴،۳۱،۷۴،۶۰۰ روپے ہے

۳۰ جون ۱۹۶۰ء تک بیموں کی کُل تعداد ۶۸،۵۰۰ تھی جنکی مالیت
۱۸،۷۸،۴۱،۱۷۰ روپے ہے

۱۹۵۹-۶۰ء کے دوران میں ۱۶۷۹ مطالبات ادا کئے گئے جنکی مالیت
۱۷،۴۹،۶۴۷ روپے تھی

۱۹۵۹-۶۰ء کے دوران میں پریمیم کی وصول شدہ رقم ۷۹،۱۷،۲۸۷ روپے
۳۰ جون ۱۹۶۰ء تک "لائف فنڈ" میں جمع شدہ رقم ۳،۶۲،۰۰،۰۴۰ روپے

پوسٹل لائف انشورنس سے اپنا بیمہ کرائیے

PRESTIGE

اقساط کم ——— باکفایت ——— منافع زیادہ

D F.P.

نائیجیریا میں جماعت احمدیہ کی کامیاب تبلیغی، تربیتی اور تعلیمی مساعی اور اس کے خوشکن نتائج

مبلغ نائیجیریا مکرم محمد بشیر صاحب شاد کی تقریر

ربوہ ۱۵ جون۔ کل بعد نماز مغرب مبلغ اسلام مکرم مولوی محمد بشیر صاحب شاد نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ جماعت احمدیہ مغربی افریقہ میں نہایت کامیابی کے ساتھ فریضہ تبلیغ اسلام سرانجام دے رہی ہے تبلیغی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ وہ افریقن مسلمانوں کی دینی اور تعلیمی بہبودی میں بھی نمایاں حصہ لے رہی ہے۔

مسجد محلہ دارالرحمت وسطی میں مکرم مولوی تاج دین صاحب فاضل لائلپوری کی زیر صدارت ایک جلسہ میں مکرم شاد صاحب نے جو تین سال تک نائیجیریا میں تبلیغ کا کام سرانجام دے کر حال ہی میں واپس تشریف لائے ہیں "افریقہ میں تبلیغ اسلام" کے موضوع پر ایک دلچسپ اور معلومات افزا تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر کے شروع میں نائیجیریا کے جغرافیائی حالات پر مختصراً روشنی ڈالی اور پھر وہاں پر جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کا تفصیل کے ساتھ ذکر کیا آپ نے بتایا کہ اس وقت نائیجیریا میں احمدیہ مشن کے زیر اہتمام دس سکول قائم ہیں جو وہاں کے مسلمانوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے سلسلے میں اہم خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ ہمارا ہفتہ وار اخبار "ٹروتھ" مغربی افریقہ میں مسلمانوں کا واحد اخبار ہے جو بڑی کامیابی کے ساتھ چل رہا ہے اور نہ صرف افریقہ میں بلکہ دیگر ممالک میں بھی بڑی دلچسپی کے ساتھ پڑھا جاتا ہے اور افریقن مسلمانوں کی ترجمانی کے فرائض سرانجام دیتا ہے۔ مختلف اسلامی موضوعات پر نہایت قیمتی لٹریچر وسیع پیمانے پر شائع کیا جاتا ہے ریڈیو پر تقاریر وخطبات کے ذریعے بھی اسلام کی آواز کو ملک کے طول و عرض میں پہنچایا جاتا ہے۔

آپ نے شمالی نائیجیریا میں اپنی تبلیغی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح معجزانہ رنگ میں ان کے ذریعے سے سینکڑوں سعید الفطرت روحوں کو قبول حق کی توفیق ملی۔ نائیجیرین احمدیوں کے اخلاص اور فدائیت کی بھی آپ نے متعدد مثالیں پیش کیں جن سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ قبول احمدیت کے بعد خدمت اسلام کے جذبہ سے سرشار ہو گئے ہیں اور اسلام کی خاطر بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کر رہے ہیں۔

آخر میں سامعین کو سوالات کرنے کا موقع بھی دیا گیا جوابات کے بعد صاحب صدر نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے لئے دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ حضور کے مقدس وجود کے ذریعے ہی دنیا میں تبلیغ اسلام کا وسیع نظام قائم ہوا ہے اسی لئے ہمیں حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص طور پر دعائیں کرنی چاہئیں۔ اجتماعی دعا پر یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(نامہ نگار)

● واشنگٹن ۱۶ جون یہاں المونیم کا پہلا پل تعمیر کیا جا رہا ہے ۷۰ فٹ لمبے اور ۲۰ فٹ چوڑے اس پل کا وزن ۴۰ ہزار پونڈ ہوگا جو اس حجم کے فولادی پل کے وزن کا ایک تہائی ہے رینیلڈز میٹل کمپنی کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ اس پل کیلئے مجوزہ مرکب المونیم تیار کیا گیا ہے وہ غیر معمولی طور پر مضبوط اور پائیدار ہے۔ پل اگست میں مکمل ہو جائے گا اور اس کے ذریعہ اپوٹیکس دریا کو عبور کیا جا سکے گا +

اسلامی ملکوں کی دولت مشترکہ عنقریب قائم ہو جائیگی

شاہ سعود نے سرکاری طور پر تحریک شروع کر دی

ریاض ۱۶ جون توقع ہے کہ اسلامی مملکتوں کی دولت مشترکہ قائم کرنے کا خواب مستقبل قریب میں شرمندہ تعبیر ہو جائے گا۔ جلالۃ الملک شاہ سعود بن عبدالعزیز نے اسلامی مملکتوں کی ایک تنظیم قائم کرنے کے لئے سرکاری طور پر تحریک شروع کر دی ہے۔

شاہی محل سے قریبی تعلق رکھنے والے حلقوں نے بتایا ہے کہ یہ اقدام جلالۃ الملک کی اس دیرینہ خواہش کی تکمیل ہوگا کہ "خلائی دور کے چیلنج کا مقابلہ کرنے کے لئے دنیائے اسلام کا اتحاد" قائم کیا جائے۔

اس ادارے کا نام فی الحال "رابطہ اسلامی" ہوگا اور اسلامی ملکوں کے درمیان تعاون کے لئے اس کی کیا شکل ہوگی اس کا انحصار خود اسلامی ملکوں پر ہوگا۔

طوفان میں ۴۷۳ ۱ افراد کی ہلاکت

ڈھاکہ ۱۶ جون تازہ ترین سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ۹ مئی ۶۱ء کو مشرقی پاکستان میں جو طوفان آیا تھا اس میں ۴۷۳ ۱ افراد ہلاک ہوئے تھے ۴۶۸ ۱ افراد زخمی ہوئے اور ۱۸ لاپتہ ہو گئے۔

فرید پور میں چھیالیس افراد ہلاک اور اسی زخمی ہوئے ۔

بقیہ صفحہ اول

زمینوں کو تھور اور سیم سے بچانے کی کوشش کی جائے گی اور اس کے ساتھ ساتھ متاثرہ علاقوں کو دوبارہ زیر کاشت لانے کی کوشش بھی جاری ہے۔

وزیر خزانہ نے امداد پاکستان کلب کے فیصلوں کے بارے میں ایک مختصر سا وضاحتی بیان دیا۔ وہ اس بارے میں پر اعتماد نظر آتے تھے کہ "امداد پاکستان کلب" کے اگلے اجلاس میں پاکستان کو چورانوے کروڑ پچاس لاکھ ڈالر کی امداد مل جائیگی انہوں نے کہا کہ پاکستان، عالمی بنک اور امداد پاکستان کلب کے ارکان کی بعض تجویزوں پر غور کر رہا ہے یہ تجاویز دوسرے پانچسالہ منصوبے کے اخراجات میں اضافہ کا باعث بعض امور کا جائزہ لینے کے بارے میں ہیں۔

لیڈر سے بقیہ

برائے خدا جلدی چلئے اور ہمیں بچائیے۔ تھانیدار صاحب نے آدمیوں کی کمی کے پیش نظر جانے سے انکار کر دیا۔ لڑکے نے بہتیری منتیں کیں مگر کوئی شنوائی نہ ہوئی۔ آخر لڑکا مایوس ہو گیا اور تھانہ کی مسجد میں وضو کر کے نماز میں کھڑا ہو گیا اتفاق سے وہاں ایک دوسرے تھانیدار بھی جو ڈیوٹی پر نہیں تھے تشریف رکھتے تھے انہوں نے لڑکے کو اس طرح اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے دیکھا تو تڑپ اٹھا اس نے انچارج صاحب سے کہا کہ جتنے آدمی ہیں مجھے دو میں موقع پر جاتا ہوں۔ چنانچہ وہ لڑکے کو ساتھ لیکر چل پڑا جب موقع پر پہنچا تو دیکھا کہ میدان پہلے ہی صاف ہو چکا تھا اور بہلوان تولا کی بروقت تدبیر اپنا کام کر چکی ہوئی تھی۔

یہ ایک واقعہ ہے جو الفضل کے ایک کارکن کو درپیش آیا تھا۔ اب آپ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ پھر پڑھیں اور بعدہ فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ کا بھی مطالعہ کریں آپ کو ایک عجیب شان الٰہی نظر آئے گی۔ رپورٹ کے مطالعہ سے آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ کس طرح یہ آگ بھڑکائی گئی تھی دینی کہلانے والے عناصر اور سیاسی لیڈروں نے بلکہ بعض برسراقتدار لوگوں نے کس طرح اس آگ کو تیز کیا تھا اور پھر کس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جماعت کو اس آگ سے محفوظ کر لیا تھا۔ حالانکہ جماعت کا بھروسہ صرف دعاؤں پر تھا اور وہ دن رات صرف "خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ" کا ورد ہی کرتی رہی تھی۔

جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو

سب سے زیادہ جانی نقصان پیروجپور (باریسال) میں پہنچا۔ جہاں ۴۰۷ افراد ہلاک ہوئے چھوٹا کھالی سے متعلق اعداد کی ابھی تصدیق نہیں ہو سکی۔ کھلنا میں طوفان سے ۳۶۴ افراد ہلاک ہوئے اور ۱نیس لاپتہ ہو گئے۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴